ہے۔ کیونکہ آپؐ نے شعبہ تعلیم میں معلمین و مدرسین کی ایسی رہنمائی فرمائی کہ رہتی دنیا تک اس کی مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔ آپؐ نے صحابہ کرام رضوان علیھم اجمعین کو براہ راست ایسی انقلاب انگیز تعلیم دی کہ جس کا اثر بقول شاعر

خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے      کیا نظر تھی جس نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

پیش نظر کتاب "حضورﷺ استاد و مربی" مشہور عرب عالم و محدث شیخ عبدالفتاح ابو غدہؒ کی تصنیف "الرسول المعلم ﷺ و اسالیبه في التعليم" کا اردو ترجمہ ہے جسے مولانا شمس الحق ندوی نے نہایت عرق ریزی کے ساتھ عربی سے اردو قالب میں ڈھالا ہے۔ رسول اقدس ﷺ کہ ہر پہلو سے اسوہ کامل ہیں۔ کتاب ہذا میں آنحضرت ﷺ کے طریقہ تعلیم و تربیت کے پہلو کے متعلق احادیث کے منتخب ترین حصہ کو یکجا کر کے پیش کیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر ۴۷ موضوعات پر روشنی ڈالی گئی۔ جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔ حضورؐ بحیثیت استاد و مربی۔ آپؐ کے معلمانہ کمالات۔ طریقہ تعلیم۔ تعلیم و تربیت میں افراد کے فرق و مزاج کا خیال۔ سائل کے سوال سے اضافی جواب دینا۔ واقف سے بطور امتحان سوال۔ تاکید کے لئے تین مرتبہ دہرانا۔ تفریح و مذاق میں تعلیم۔ شوق و خوف دلا کر تعلیم دینے کا انداز۔ عورتوں کیلئے تعلیم و وعظ۔ تعلیم و تبلیغ میں تحریر سے کام لینا۔ بعض صحابہؓ کو سریانی زبان سیکھنے کا حکم۔ اپنے عملی مثال سے تعلیم۔ کتاب تعلیم و تعلم اور دعوت تبلیغ سے منسلک افراد کے لئے ایک انمول تحفہ ہے۔ (حافظ محمد عرفان الحق)

کتاب: مکتوبات مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ      مرتب: مولانا سید محمد حمزہ حسنی ندوی

ضخامت: ۳۲۰ صفحات    قیمت: ۹۲ روپیہ    ناشر: مجلس نشریات اسلام ناظم آباد کراچی ۷۴۶۰۰

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ المعروف بہ علی میاں ایک ہمہ گیر اور عبقری شخصیت کے مالک تھے ان کا نام نامی آفتاب نیمروز سے زیادہ روشن ہے۔ علی میاںؒ کا نام سنتے ہی ایک ایسی شخصیت کا سراپا سامنے آتا ہے جس کے اجزاء ترکیبیہ سے علم و عمل، حسن و جمال، عفت و طہارت، اخلاص و اخلاق، صداقت و شرافت، شفقت و محبت، عزم و استقلال، غیرت و حمیت، تواضع و انکساری اور محبت و محبوبیت کا خمیر تیار ہوتا ہے۔   داماں نگاہ تنگ   وگل حسن تو بسیار

زیر تبصرہ کتاب آپ کے مکتوبات کا مجموعہ ہے جو آپؒ نے اپنے بڑے بھائی و مربی مولانا ڈاکٹر سید عبدالعلی حسنیؒ۔ شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ، مولانا منظور نعمانیؒ، مولانا عبدالسلام قدوائی، مولانا حکیم سید حسن مثنی ندوی اور مولانا سید ابوبکر حسنی اور دیگر حضرات کے نام تحریر کئے۔ خطوط میں آپکے پہلے سفر حج، شرق اوسط کے دعوتی اصلاحی اور علمی اسفار کی روداد اور وہاں کے دینی، علمی اور سیاسی شخصیات سے ملاقات و تبادلہ خیالات کا ذکر کیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں پہلے سفر یورپ کے خطوط بھی شامل کئے گئے ہیں۔ مرتب کتاب مولانا سید محمد حمزہ حسنی ندوی نے ہر مکتوب الیہ کا مختصر سوانحی خاکہ پیش کرنے کے بعد جا بجا وضاحتی حاشیوں میں پس منظر اور موقع و محل پر روشنی بھی ڈالی ہے۔ قارئین کیلئے یہ مکتوبات علمی، ادبی، تاریخی اور دینی اعتبار سے ایک بہترین سوغات ہے۔ ہمیں امید ہے کہ مرتب اور ناشر (مولانا فضل ربی ندوی مدظلہ) اس سلسلہ کو آگے بڑھانے میں سرعت سے کام لیکر قارئین کو انتظار کی زحمت اٹھانے نہ دیں گے۔ (حافظ محمد عرفان الحق)